رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵
رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۹۵

بدر قادیان

یَھْدِی اللّٰہُ لِنُوْرِہٖ مَنْ یَّشَآءُ

ایڈیٹر:- ایس محمد یوسف

اخبار

بخدمت شریف جناب ایڈیٹر صاحب "الحکم" قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے تین روپے
" ششماہی " ایک روپیہ بارہ آنے
چندہ سالانہ سرپرستوں سے عہ
" " احباب سے پانچ روپے
ممالک غیر سے صرف ۸ شلنگ

مستقل قواعد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی افضلیت ظاہر کرنا (۲) دنیا میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو ادا کرنا معترضین کے حملوں کا کامل صحیح جواب دینا۔ (۴) راعی اور رعایا کے تعلقات کو مضبوط اور مستحکم بنانا۔

جلد ۳۱ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۴۲ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۶۱ھ | نمبر ۴

مجاہد انسان

مکرمی جناب ڈاکٹر برکت علی خاں صاحب اپنے تازہ گرامی نامہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ "مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ برائے اشاعت سیرت ہندی رسول کریم اور مبلغ پچیس ۲۵ روپیہ برائے تقسیم قرآن شریف ہندی و گورمکھی مستحقین طلباء یا دیگر ضرورتمند اصحاب کے ارسال ہیں۔ رسید سے اطلاع دیں۔ آپکی دعاؤں کی اشد ضرورت ہے"

مکرم ڈاکٹر صاحب موصوف کے مطہر دل میں اشاعت اسلام کی جو تڑپ ہے۔ وہ اس سے ظاہر ہے۔ کہ اس وقت تک اگر سینکڑوں نہیں تو بیسیوں مستحق لوگ ڈاکٹر صاحب موصوف کی توجہ گرامی سے قرآن شریف کے گورمکھی و ہندی تراجم سے مستفیض ہو چکے ہیں۔ پھر لطف یہ کہ ڈاکٹر صاحب کوئی امیر نہیں ہیں۔ مگر تبلیغ اسلام کے لئے خداوند تعالیٰ نے انہیں امیر دل ضرور دیا ہے۔ سچ ہے۔ تونگری بدل است نہ بمال۔ اگر ڈاکٹر صاحب موصوف جیسے ایک درجن بھی دردمند پیدا ہو جائیں۔ تو کم از کم پنجاب میں تبلیغ اسلام کا سوال ایک حد تک تو ضرور طے ہو سکتا ہے۔ گو ہر ایک نیکی اپنے اندر خوبی رکھتی ہے۔ مگر فی زمانہ غیر مسلموں کو قرآن مجید کی مقدس تعلیم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ سے مستفیض کرنا بلاشبہ یہ جملہ نیکیوں کی سرتاج نیکی ہے۔ صمیم قلب سے دعا ہے۔ کہ خداوند قدوس ڈاکٹر صاحب کو حسنات دارین سے مستفیض فرمائے۔ اور اس سے بھی زیادہ خدمت دین کی توفیق بخشے۔

ایک سکھ کا خط

جناب سرنندر سنگھ صاحب کوہلی ایم اے سٹوڈنٹ گارڈن کالج راولپنڈی سے لکھتے ہیں کہ "میں نے سنا ہے۔ آپ نے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کیا ہے اور مجھے اسکے پڑھنے کا از حد شوق ہے۔ اور میرا یہ شوق بہت دیرینہ ہے۔ مشکور ہوں گا۔ اگر آپ از راہ کرم اسکی ایک کاپی ارسال فرما کر میری اس دیرینہ خواہش کو پورا کر سکیں"۔ ان کی خواہش کے مطابق ایک کاپی قرآن مجید گورمکھی ترجمہ بھیج دی گئی۔

فرشتہ خصلت انسان

ایک دوسرے فرشتہ خصائل بزرگ "نور" کے لئے دس روپے ماہوار کے عطیہ کے لئے ارشاد فرماتے ہیں۔ اور ان کی دو قسطیں پہنچ بھی چکی ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اور انکی یہ خواہش ہے۔ کہ اس سے پچاس سکھوں یا ہندوؤں کے نام نور جاری کیا جائے۔ لہذا خواہشمند دوست اپنی درخواستیں بھجوا کر اس سنہری موقعہ سے مستفیض ہو سکتے ہیں۔ جن کی درخواستیں پہلے آئیں گی انہیں ترجیح رہے گی۔ اگر ایسے ایک درجن بھی صاحب دل پیدا ہو جائیں تو نور کے نہ صرف مالی مشکلات ہی دور ہو سکتے ہیں۔ بلکہ غیر مسلموں خصوصاً سکھوں اور آریوں میں خدا کے فضل سے نور تبلیغی ریکارڈ قائم کر سکتا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اس دوست کے لئے میرے دل کی گہرائیوں سے دعائیں نکل رہی ہیں۔ سچ تو یہ ہے۔ کہ نور باوجود ان شدید مشکلات کے جو اچھے یا برے رنگ میں جاری ہے۔ وہ ایسے ہی دوستوں کی نظر کرم سے ہے۔

۲ صرف دو

میں نے ۱۷ جنوری اور ۱۷ فروری کے نوریں وضاحت سے یہ لکھا تھا۔ کہ اگر پانچ سو دوست اپنے اسماء درج رجسٹر کرا دیں۔ تو نور کی قیمت ان سے اس شرط پر چھ ماہ پرچہ دینے کے بعد وصول کی جائیگی۔ چنانچہ دو منصف (حضرت مولوی شیر علی صاحب اور حضرت میر محمد اسحاق صاحب) نور کے چھ ماہ کے فائل دیکھ کر یہ فیصلہ دے دیں۔ کہ واقعی نور نے غیر مسلموں میں تبلیغ کا حق ادا کر دیا ہے۔ اس سلسلہ میں اس وقت تک صرف دو درخواستیں آئی ہیں۔ ایک عبدالرحیم خالصاحب پوسٹمین کہروڑ پکا ضلع ملتان اور دوسرے جناب محمد شریف خاں صاحب احمدی ایجنٹ سنگر سیونگ مشین کمپنی پانی پت۔ ان دونوں کے نام درج رجسٹر کر لئے گئے ہیں۔ ابھی ۹۸ باقی ہیں۔ یا یوں کہنا چاہیئے۔ کہ "ہنوز دلی دور است"۔ مگر باہمت دوستوں کے لئے دلی کیا لنڈن بھی کچھ دور نہیں ہے۔ بہر حال میری طرف سے اتمام حجت ہو چکی ہے "برر سولاں بلاغ باشد و بس"

دعاؤں کی ضرورت

علاوہ ہندی سیرت رسول کریم ﷺ کی مصروفیت کے آجکل میں قرآن شریف کے گورمکھی و ہندی تراجم پر بھی نظر ثانی کر رہا ہوں۔ گورمکھی ترجمہ کی تو اب گنتی کی ہی چند جلدیں رہ گئی ہیں۔ اور ہندی ترجمہ بھی شاید دو سو سے زیادہ نہ ہوگا۔ گو کاغذ بہت گراں ہے۔ مگر میں خداوند تعالیٰ کی درگاہ سے بے امید نہیں۔ لوگ ناولوں کے تراجم کرتے ہیں۔ اور خداوند قدوس ان کی محنت کو ضائع نہیں کرتا۔ یہ تو اس کے پیارے کلام کا ترجمہ ہے۔ یہ ضائع کیوں ہو۔ اس سے پہلے بھی جو کچھ ہوا۔ اسی کے کرم سے۔ آئندہ بھی جو کچھ ہوگا۔ اسی کے فضل سے۔ ان ہر دو تراجم کی نظر ثانی پر میرا کافی وقت خرچ ہو رہا ہے۔ میری صحت بھی بہت کمزور ہے۔ کئی سالوں سے میں ذیابیطس کے عارضہ میں مبتلا ہوں۔ ہاں یہ خدا کا کرم ہے۔ کہ اس نے اس عارضہ میں ہی مجھ ناتوان سے یہ عظیم الشان کام لیئے۔ دوست درد دل سے دعا فرماویں۔ کہ خداوند تعالیٰ ان تراجم کے دوسرے ایڈیشن کے لئے جلد سے جلد سامان مہیا فرما دے۔ یہ دوسرے ایڈیشن پہلے ایڈیشنوں سے کتنے بہتر ہوں گے۔ اس کا بہتر جواب وقت ہی دے گا۔

اس وہم کا حامی کون ہے؟

۱۵ مارچ کا ملاپ لکھتا ہے کہ "مسلم لیگ اس وہم کو نکال دے۔ کہ ہندو اور مسلمان دو علیحدہ علیحدہ قومیں ہیں..... تو سمجھوتہ ہونے میں کوئی دیر نہیں لگتی"۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ اس وہم کا حامی کون ہے سٹیشن پر ہمیشہ ہندو پانی اور ہندو پانی کی ہی آوازیں کانوں میں پڑیں گی مسلمان تو پھر بھی ہندو کے ہاتھ سے لیکر کھا لیتا ہے۔ مگر ہندو نہ صرف یہی کہ کسی مسلمان کے ہاتھ سے کھانے کے لئے تیار نہیں ہوتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندی اردو

از پروفیسر ڈاکٹر محمد باقر ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی۔

ہندوستان میں ہندوؤں کی اصنام پرستی نے گاندھی کو اس دیوتا کا رتبہ دیدیا ہے۔ جس کو ملکی، سیاسی، معاشرتی، مذہبی اور ہر قسم کے مسائل پر ایک سند سمجھا جاتا ہے۔ اسے حق ہے کہ ہندوستان کے کونے میں کسی مسئلہ پر [illegible] نزاع کا فیصلہ چکادے۔ جہاں تک ہندوؤں کے اپنے متنازعہ فیہ مسائل کا تعلق ہے۔ ان پر گاندھی کی رائے زنی بہت حد تک حق بجانب ہے۔ لیکن جہاں وہ ہندو مسلم مسائل پر اپنا قلم اٹھاتا ہے۔ وہاں اسکی رائے نہ صرف واقعات و حقائق سے لاعلمی اور جہالت پر مبنی ہوتی ہے۔ بلکہ اس رائے میں ہمیشہ تعصب کو دخل ہوتا ہے۔ گذشتہ مسائل کی تفصیل دینا چنداں سود مند نہ ہوگا۔ لیکن حال ہی میں گاندھی جی نے جو بیان اردو ہندی کے متعلق شائع کیا ہے۔ اس کے مطالب آج ہم قارئین کے سامنے پیش کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ حسب معمول گاندھی جی کا یہ بیان ان دماغی الجھنوں کا آئینہ دار ہے۔ جو ایسے مسائل میں اسے پیش آیا کرتی ہیں۔ واقعات یہ ہیں کہ کسی منچلے نے گاندھی کو یہ لکھدیا۔ کہ آپ اردو کی اشاعت و ترویج کیلئے کیوں کوشش نہیں کرتے۔ اور اسے ملکی اور قومی زبان سمجھ کر اسکی مدد کیوں نہیں کرتے۔ گاندھی کا جواب یہ ہے۔ کہ جس طرح ہندی ساہتیہ سمیلن والے ان کے پاؤں پڑے تھے۔ اور ان سے کہا تھا کہ بابو جی آپ ہماری مدد نہ کریں تو ہماری زندگی محال ہے۔ اس طرح اردو کی کسی انجمن نے کبھی کوئی درخواست ان کی خدمت میں نہیں بھیجی۔ اور اگر کوئی انجمن ان کی خدمت میں کوئی درخواست بھیجتی۔ تو وہ اسے وہی جواب دیتے۔ جو انہوں نے ہندی ساہتیہ سمیلن والوں کو دیا تھا۔ یعنی ہندی زبان کی تعریف کریں۔ سمیلن والوں نے ہندی کی تعریف یہ کی تھی۔ کہ ہندی ہندوستان کی ایک ایسی زبان ہے۔ جو ہندوستان میں بولی جاتی ہے۔ اور فارسی اور ناگری حروف میں لکھی جاتی ہے۔ بس گاندھی جی کو یہ بات بڑی پسند آئی۔ کہ ہندی زبان مسلمانوں اور ہندوؤں دونوں کی زبان ہے۔ کیونکہ یہ فارسی اور ناگری حروف میں لکھی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی خیال سے انہوں نے ہندی ساہتیہ سمیلن کی صدارت قبول فرمائی تھی۔

اب گاندھی جی کا ارادہ ہے۔ کہ وہ اردو کی بھی سرپرستی اختیار فرمالیں۔ لیکن اسی صورت میں کہ ہندو مسلم ملاپ کا مظاہرہ کرتے ہوئے اردو کو بھی فارسی اور ناگری حروف میں لکھا جایا کرے۔ بظاہر یہ خواہش بڑی پاک اور ہمدردانہ نظر آتی ہے۔ اور مسلمان اپنی جبلی شرافت کی وجہ سے یہ ماننے کے لئے بھی تیار ہو جاتا ہے۔ کہ اردو کو فارسی اور ناگری دونوں حروف میں لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ اور گاندھی جی کا یہ ارشاد بھی بڑا خوش آئند معلوم ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک ہندوستانی کو اردو اور ہندی دونوں زبانیں سیکھنی چاہئیں۔ لیکن حقیقت اس سے بہت دور ہے۔ نہ تو گاندھی جی کی آراء بے لوث ہیں۔ اور نہ ہی ان آراء پر عمل کرنے سے مسلمان اردو کے قیام و بقا میں کامیاب ہو سکینگے۔

قوم پرستانہ انداز میں گاندھی جی کا یہ نظریہ پیش کیا جائے تو بہت بھلا معلوم ہوگا۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہندو گاندھی سمیت یہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ ہندی نہ تو اس وقت کوئی مقبول زبان ہے۔ اور نہ اردو کے مقابلے میں اس کا کوئی مستقبل ہے۔ ہندی نواز ہندوؤں کی تنظیم اور سرمایہ داری کے باوجود ہندوستان میں ہندی پڑھنے لکھنے والوں کی تعداد اس وقت اردو خواں عوام کی نسبت بہت کم ہے۔ لیکن اگر گاندھی یا ہندو کے مشورے کو مسلمان قبول کرے۔ اور آج سے اردو کے ساتھ ساتھ ہندی کا مطالعہ شروع کر دے۔ تو بیس پچیس سال میں جہاں اردو پڑھنے لکھنے والوں کی تعداد صرف قدرتی رفتار سے بڑھ جائے گی۔ وہاں مصنوعی کوشش سے ہندی خوانوں کی تعداد بہت زیادہ ہو جائے گی۔ اور اس وقت ہندو اپنی مخصوص عادت کے مطابق اردو سے قطع تعلق کر لے گا۔ اور ہندی خوانوں کی بڑھتی ہوئی تعداد کے مقابلے میں اردو کی بقا خطرہ میں پڑ جائے گی۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ ہندو اپنی تمام کوششوں کے باوجود یہ محسوس کر رہا ہے۔ کہ ہندی اس وقت تک اردو کے مقابلہ میں مقبول نہیں ہو سکی۔ لہذا ہندی خوانوں کی تعداد بڑھانے کے لئے قوم پرستی کا ڈھونگ رچا کر اور ہندو مسلم ملاپ کی آڑ لیکر یہ شور مچایا جا رہا ہے کہ تمام ہندوستانیوں کو دونوں زبانیں سیکھنی چاہئیں۔ اور یہ مشورہ جس قدر عیاری پر مبنی ہے۔ وہ عام مسلمان سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیونکہ مسلمان یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر وہ ہندی سیکھ لے۔ اور ہندو اردو سیکھتا رہے۔ تو اس میں اس کا کوئی نقصان نہیں۔ لیکن حالات بتا رہے ہیں۔ کہ یہ چال دراصل کسی اور مقصد کو پیش نظر رکھ کر چلی جا رہی ہے۔ کیونکہ اگر یوں نہ ہوتا۔ تو آج ہی اردو کو ہندوستان کی مقبول ترین زبان سمجھتے ہوئے صرف اردو کو قومی زبان تسلیم کر لیا گیا ہوتا۔ گاندھی نے اس بیان میں کہا ہے۔ کہ ہندوستانی دونوں زبانوں کو سیکھیں۔ چند سال کے بعد زمانہ خود فیصلہ کرے گا۔ کہ کس زبان کا مستقبل ہندوستان میں شاندار ہو سکتا ہے۔ لیکن اسی بیان میں ایک اور جگہ گاندھی جی نے کہا ہے کہ اس وقت اردو زبان زیادہ جاندار ہے۔ بندہ نواز اگر آپ کو اس وقت اردو زبان صاف طور پر جاندار نظر آ رہی ہے۔ اور آپ کا عقیدہ یہ ہے۔ کہ اس وقت ہندی کے مقابلہ میں اردو زبان زیادہ مقبول ہے۔ تو آپ لوگوں کو دونوں زبانیں سیکھنے کا مشورہ کیوں دیتے ہیں؟ اور ۲۵ پچیس سال اور کیوں انتظار کرنا چاہتے ہیں؟ تاکہ آپ یہ فیصلہ کر سکیں۔ کہ ملکی زبان کونسی بن سکتی ہے۔ ہمارا خیال ہے۔ کہ سیاسی تعصب کے سوا اور کسی جذبہ کے زیر اثر آپ یہ بات نہیں کر رہے اردو زبان صدیوں سے ہندوستان کے شمال سے لیکر جنوب تک اور مشرق سے لیکر مغرب تک بولی۔ لکھی اور پڑھی جا رہی ہے۔ جدید ہندی زبان کی ایجاد کو ابھی ایک سو سال بھی نہیں ہوا۔ اور آپ اس کو اردو کے مقابلے میں صرف اسی لئے لا رہے ہیں۔ کہ یہ ناگری حروف میں لکھی جاتی ہے۔ اور ہندو اسکو صرف اپنی زبان سمجھتا ہے۔

ہمارا مشورہ مسلمانوں کو یہ ہے۔ کہ وہ کشمیر کے تجربہ سے سبق لیں۔ اور ہرگز ہرگز ہندی کے قریب نہ جائیں۔ کشمیر میں جہاں اس وقت ہندو اور مسلمانوں میں صرف پانچ فی صدی ہندی جاننے والے ہیں۔ انہی ہندو مسلمانوں میں محکمۂ تعلیم کے نئے قانون کے نفاذ سے دس سال کے بعد نوے فی صدی ہندی جاننے والے پیدا ہو جائیں گے۔ یہ تسلیم کہ اس وقت بھی اردو جاننے والوں کی تعداد پچانوے فی صدی ہوگی۔ لیکن اس وقت اردو کے تحفظ اور بقا کے لئے مسلمان کچھ نہیں کر سکیں گے۔ ہندی والوں میں تنظیم ہے۔ اور ان کے پاس سرمایہ ہے۔ اور پھر ان کی یہ خواہش ہے۔ کہ ہندی کو مقبول سے مقبول تر بنایا جائے۔

مسلمانوں کے ہاں یہ تمام باتیں مفقود ہیں۔ نہ ان میں تنظیم ہے اور نہ ان کے پاس سرمایہ ہے۔ اور نہ ان کی خواہش اس قدر پرجوش ہے۔ کہ وہ اردو کو مقبول تر بنائیں۔ لہذا ان حالات میں صرف ایک ہی راستہ کھلا ہے۔ کہ ہر ایک مسلمان ہر اس موقعہ سے گریز کرے جہاں اسے ہندی پڑھنے لکھنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ اور کسی ایسے ادارے میں ہندی کو رائج نہ ہونے دے۔ جہاں اس وقت صرف اردو مروج ہے۔ ہندی کی ترویج سے آخر کار بالواسطہ اردو کی ترویج و اشاعت پر ضرور برا اثر پڑیگا۔ اور ہندو کی چال کو سمجھتے ہوئے مسلمان کو ہندی کی ترویج میں ہندو کی کبھی مدد نہیں کرنا چاہئے۔ (نوائے وقت)

کام کی باتیں

(۱) اپنے جسم اور پوشاک کو صاف ستھرا رکھیں۔ مگر اس خیال سے نہیں۔ کہ لوگ آپ کو سفید پوش صفائی پسند کہیں بلکہ اس خیال سے کہ ایسا رہنا آپ کی صحت کے لئے مفید ہے۔ (۲) آپ اپنے پاس لاٹھی یا سونٹا اور چھتری رکھیں۔ مگر اس خیال سے نہیں کہ غرہیوں۔ کمزوروں پر اس کا استعمال کریں۔ بلکہ اس لئے کہ آپ اس سے اپنی اور کمزور لوگوں کی حفاظت کریں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہندوستان میں تبلیغ کا وسیع میدان

۲ مارچ کو میں لاہور جا رہا تھا۔ گاڑی کی انتظار کے لئے مجھے کچھ وقت سٹیشن امرتسر کے پلیٹ فارم پر ٹھہرنا پڑا۔ میرے ساتھ ہی بنچ پر دو ضعیف العمر سکھ سردار بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ جو غالباً ترنتارن کے قریب کے رہنے والے تھے۔ وہ آپس میں میرے قرآن مجید کے گورمکھی ترجمہ کا بہت اچھے الفاظ میں ذکر کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے۔ کہ نصف قرآن مجید تو شری گورو گرنتھ صاحب میں موجود ہے میں نے انہیں عمداً یہ بتلانے سے گریز کیا۔ کہ اس قرآنجید کے گورمکھی ترجمے کا مترجم یہ عاجز ہی ہے۔ گفتگو کے سلسلہ میں وہ دنیا کے مشکلات کا ذکر کرنے لگے۔ اس مرحلہ پر مجھے بھی دخل دینے کا موقعہ مل گیا۔ میں نے دخل دیتے ہوئے کہا۔ کہ شری گورو گرنتھ صاحب میں اس مشکل پر قابو پانے کا بہت اچھا علاج بتلایا گیا ہے۔ جیسا کہ یہ ارشاد ہے کہ۔

جانکو مشکلات بنے ڈھوئی کوئی نہ دے ۔ لاگو ہوئے دشمناں ساک بھی بھج کھلے
سبھو بھجے آسراچو کے سب اسراؤ ۔ چت آوے اس پار برہم لگے نہ تتی واؤ
جانکو چنتا بہت بہت دیہی دیاپے روگ ۔ گہرست کوٹمب لپٹیا کدے ہرخ کدے سوگ
گیوں کر چوکنٹ کا گھڑی نہ بھسن سوئے ۔ چت آوے اس پار برہم تن من سیتل ہوئے

مطلب۔ جو شخص بہت سی مشکلات میں گھرا ہوا ہو۔ اور کہیں پناہ نہ ملے۔ دشمنوں نے محاصرہ کر لیا ہو۔ اور عزیز و اقرباء نے ساتھ چھوڑ دیا ہو۔ سب سہارے اور ذرائع ٹوٹ چکے ہوں۔ اگر ایسی حالت میں اسے خدا کا نام یاد آجائے۔ تو گرم ہوا تک بھی اسے نہیں چھو سکتی جو تفکرات میں ڈوبا ہوا اور بیماریوں میں مبتلا ہو۔ قبیل داری میں غرق اور مایوسیاں اور غم اس پر سوار ہوں۔ ان مشکلات کی وجہ سے بے طرح سرگردان ہو۔ اور جسے ایک گھڑی بھی آرام میسر نہ ہوتا ہو۔ اگر ایسی حالت میں اس شخص کو خدا کا نام یاد آجائے۔ تو اس کے تمام دکھ دور ہو کر ۔ ۔ ۔ ۔ اطمینانِ قلب اور شانتی کو حاصل کر لیگا۔

میری زبان سے یہ شلوک سنکر وہ غیر معمولی خوش ہوئے۔ اور بے ساختہ مجھ سے بغلگیر ہو گئے۔ میں نے انہیں کہا۔ کہ دراصل سکھ اور مسلمان ایک دوسرے سے بہت قریب بلکہ قریب تر ہیں۔ ہاں خود غرض لوگوں نے ہمیں ایک دوسرے سے بہت دور پھینک دیا ہے۔ ہمارے بزرگوں کے تعلقات نہایت اعلیٰ تھے۔ شری دربار صاحب امرتسر کا بنیادی پتھر شری گورو ارجن دیو جی مہاراج نے حضرت میاں میر رحمہ سے رکھوایا۔ پھر شری گرنتھ صاحب میں حضرت شیخ فرید رحمۃ اللہ علیہ جو مسلمانوں کے بہت بزرگ گزرے ہیں کا کلام موجود ہے۔ جس میں وہ فرماتے ہیں:۔

فریدا بے نمازا کتیا ایہ نہ بھلی ریت ۔ کدی چل نہ آئیوں پنجے وقت مسیت
اٹھ فریدا وضو ساد ھ صبح نماز گذار ۔ جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کپ اتار
جو سر سائیں نہ نیویں سو سر کیجے کائیں ۔ گنی ہیٹھ جلائیے بالن سندی تھائیں

ان شلوکوں کو سن کر ان سکھ صاحبان کی خوشی کا اس سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ انہوں نے کئی بار اپنی زبان سے ان اقوال کو دہرایا اور مجھ سے پوچھا۔ کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے قادیان کا نام لیا۔ جس پر انہوں نے مجھ سے قادیان آنے کا وعدہ کیا۔ اور کہا۔ کہ جو جگہ ایسے شخص پیدا کر سکتی ہے۔ اس جگہ کی ضرور زیارت کرنی چاہیئے۔ اتنے میں گاڑی آگئی۔ اور ہم ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اس سے دوست بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ سکھ صاحبان میں تبلیغ کا میدان کس قدر وسیع ہے۔ اسی کے علاوہ ہندوستان میں ہندوؤں کے کئی ایک فرقے موجود ہیں۔ جو اسلام کے بہت ہی قریب بلکہ قریب تر ہیں۔ ان میں سے ایک پرنامی فرقہ ہے جس کی تعداد پنجاب۔ کاٹھیاواڑ اور سی پی میں خاصی موجود ہے۔ یہ لوگ اپنی مذہبی کتابوں کو عوام سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔ اور یہ کہتے ہیں۔ کہ عنقریب ایک اوتار آنے والے ہیں۔ ان کی آمد پر یہ کتابیں پبلک میں لائی جائیں گی۔ ان کے ہاں تین ارواح کو بہت ہی عظیم الشان مانا جاتا ہے جس کا ثانی اور کوئی نہیں۔ ان میں سے مقدم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت ہے۔ پھر شری کرشن جی مہاراج اور اورنگ زیب رحمۃ اللہ علیہ ان کی کتابوں میں نماز اور روزہ کی بھی بڑی مہما (تعریف) ہے۔ اس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کے کسقدر قریب ہیں۔ ایسے ہی دکن کے لنگایت جن کی تعداد خاصی ہے۔ بھی اسلام کے قریب ہیں۔ یہ لوگ مورتی پوجا نہیں کرتے۔ زنار نہیں پہنتے۔ مُردوں کو جلانے کی بجائے دفن کرتے ہیں۔ توحید کے بڑی حد تک قائل ہیں۔ ان کے اعلیٰ الطبقہ میں چھوت چھات نہیں۔ بیوہ کی شادی مذہبًا جائز اور مروج ہے۔ کثرتِ ازدواج بھی جائز ہے۔ ان کا مذہبی نشان ہلال ہے۔ ان کے مقدس لوگ ڈاڑھی رکھتے ہیں۔ ان کے بہت سے مٹھوں (خانقاہوں) میں کلمہ طیبہ اور آیات قرآنی لکھی ہوئی ہیں۔ چند مقامات پر مٹھوں کے اندر قرآن کریم جزو دانوں کے اندر رکھا ہوا ہے جس کا ہر سال پالکی میں جلوس نکالا جاتا ہے۔ کنڑی لنگایتوں کی مذہبی اور قومی زبان ہے۔ اسمیں عربی کے ملتے جلتے بیشمار الفاظ ہیں۔ لنگایتوں کا تصوف اسلامی تصوف سے بہت قریب ہے۔ بہت سے لنگایت دل سے بزرگانِ اسلام کی عزت و تکریم کرتے ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ قوم اسلام کے کسی قدر قریب ہے۔ اور اس میں تبلیغ کی کتنی ضرورت ہے۔ پھر آپ کہلانے والے اچھوتوں کو لیجئے ہندو تمدن میں ان کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ یہ لوگ مساوات کے جویاں ہیں۔ اور یہ چیز انہیں اسلام میں ہی مل سکتی ہے۔ ان لوگوں کی آبادی ہندوستان میں کم از کم آٹھ کروڑ ہوگی۔ وہ ہندو مذہب سے علانیہ دل برداشتہ ہیں۔ اگر اس قوم میں تبلیغ کی جائے۔ تو یہ قوم بہت جلد اسلامی برکات سے مستفیض ہو سکتی ہے۔ آنے والے ہندوستان میں اسی قوم کے ہاتھ میں سیاسی باگ ڈور ہوگی۔ جس کی تعداد زیادہ ہوگی۔ اگر مسلمانوں کو تبلیغ کے لئے روحانی جذبہ نہیں ابھار سکتا۔ تو کم از کم سیاسی پہلو سے ہی انہیں ہندوستان میں تبلیغی جدوجہد کی طرف توجہ دینی چاہیئے بے شک ہندوستان میں نو کروڑ کے لگ بھگ مسلمان ہیں مگر اٹھائیس یا تیس کروڑ کے سامنے نو کروڑ کی حقیقت ہی کیا۔ پنجاب میں سکھوں میں۔ سندھ اور یو۔ پی میں نانک پنتھیوں میں۔ پنجاب کاٹھیاواڑ اور سی۔ پی میں پرنامیوں میں۔ دکن میں لنگایتوں میں تبلیغ کا میدان بہت وسیع ہے۔ اگر مسلمان ہمت کریں۔ تو بیسویں صدی میں ہی یہ نو کروڑ کی تعداد اٹھارہ بیس کروڑ ہو سکتی ہے۔ ورنہ ہماری درماندگی کسی کے ترحم کی محتاج نہیں۔ خدا مسلمانوں کو اپنے نفع نقصان سمجھنے کی توفیق دے۔

غالباً غافل مسلمانوں کو اس کا علم نہیں۔ کہ آریہ اور عیسائی لوگ ہندوستان میں اپنے مذہب کی تبلیغ کیلئے کسقدر غیر معمولی جدوجہد سے کام لے رہے ہیں۔ ان کے سینکڑوں نہیں ہزاروں مبلغ اور پرچارک اسی میدان میں کام کر رہے ہیں۔ اور وہ اس مد میں لکھوکھہا روپیہ خرچ کر رہے ہیں۔ اور انہیں اسمیں کچھ نہ کچھ کامیابی بھی ہو رہی ہے۔ حالانکہ ان مذاہب میں قوت جاذبہ بہت ہی کم ہے۔ کوئی گورا عیسائی کالے عیسائی سے رشتہ ناطہ کرنے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اور ایسے ہی کوئی اعلیٰ ذات کا ہندو کسی کہلانے والے اچھوت سے تعلق پیدا کرنے کے لئے آمادہ نہ ہوگا۔ اور یہی ایک چیز ہے۔ جو اقوام کو جذب کر سکتی ہے۔ اور جس سے دیگر مذاہب قریبًا محروم ہیں۔ مگر برخلاف اس کے اسلام میں یہ چیز بدرجہ اتم موجود ہے۔ جس نے کلمہ طیبہ پڑھا۔ اور اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا۔ وہ مسلمانوں کا بھائی ہے۔ مصافحہ نہیں۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ اور یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اسلام میں کوئی شودر یا اچھوت نہیں سب بھائی بھائی ہیں۔ لہٰذا یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ اگر مسلمان اس طرف توجہ کریں۔ تو خدا کے کرم سے وہ بہت جلد کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کہلانے کو تو اسلامی انجمنیں بے شمار ہیں۔ اور ایک سے ایک بڑھ کر تبلیغ کی دعویدار ہے۔ مگر حیرت اور تعجب کہ وہ اس ٹھوس کام کی طرف کوئی عملی اور موثر قدم نہیں اٹھا رہے۔ حالانکہ کوئی عملی قدم ہی غائز المرام ثابت ہو سکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

کیا آریہ بھی؟

۸ مارچ کا پرکاش روزنامہ ہمدم کے حوالہ سے لکھتا ہے۔ کہ "تلوار اور قرآن" لازم و ملزوم ہیں۔ جس طرح کوئی شخص قرآن کے بغیر مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح بغیر تلوار کے بھی ایک شخص مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ اس پر پرکاش یہ حاشیہ آرائی کرتا ہے۔ کہ اگر مسلمانوں کی یہ پوزیشن صحیح ہے۔ تو وہ اس بات سے کیسے انکار کر سکتے ہیں۔ کہ اسلام بزور شمشیر پھیلا۔ نہ کہ اپنی خوبیوں سے" یہ ہمدم کا پرچہ میرے سامنے نہیں ہے۔ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ ہمدم نے کس حل اور کس رنگ میں یہ لکھا۔ مگر کم از کم پرکاش جو آریہ پرچہ ہے۔ اسے تو ایسا نہیں لکھنا یا کہنا چاہیئے تھا۔ جبکہ سوامی دیانند جی مہاراج بہ دنی سمجھ کے صفحہ پر یہ ارشاد فرماتے ہیں۔ جس کا اردو ترجمہ درج ذیل ہے "جنہوں نے تجرد اور گرست اور فقیری ان تینوں کو باری باری اختیار نہ کیا ہو۔ ایسے لوگ یا تو ہمارا مذہب قبول کریں۔ یا مر جائیں۔ یا ہمارے غلام ہو کر رہیں"۔ اس سے بڑھ کر بھی اکراہ کی کوئی تعلیم ہو سکتی ہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید کا یہ ارشاد ہے۔ کہ لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ۔ یعنی مذہب کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں۔ جس کا دل چاہے مانے اور جس کا دل چاہے نہ مانے

اسلام اپنی خوبیوں سے پھیلا

یہ امر واقعہ ہے کہ اسلام کے پھیلانے کیلئے کبھی بھی تلوار نہیں اٹھائی گئی۔ اور اٹھائی بھی کیسے جاتی۔ جبکہ کلام مجید کا لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن کا ارشاد ہے۔ اور پھر بزور شمشیر کوئی کب تک قابو میں رہ سکتا ہے۔ یہ دیکھنے کے لئے کہ اسلام واقعی اپنی خوبیوں کے طفیل ہی پھیلا ہے۔ میں ایڈیٹر صاحب پرکاش کے سامنے ایک بیّن حقیقت رکھتا ہوں۔ وہ یہ کہ ہر ایک مردم شماری اپنے ساتھ مسلمانوں کا خاصہ اضافہ لاتی ہے۔ جبکہ اس کے بالمقابل ہندوؤں کی تعداد نسبتاً کم ہو رہی ہے۔ دور کیوں جاؤ۔ آج سے قریباً ایک سو سال پہلے جو مردم شماری کا روف اندازہ لگایا گیا تھا۔ اس میں مسلمانوں کی تعداد صرف چار کروڑ تھی۔ اور اب نو کروڑ سے کم نہیں۔ جبکہ اس نسبت سے ہندوؤں کی تعداد کم ہو رہی ہے اب اس سو سال کے عرصہ میں کونسا جابر مسلمان بادشاہ ہندوستان پر چڑھ کر آیا۔ جس کے جبر سے اتنا اضافہ ہوا۔ صاف ظاہر ہے۔ کہ کوئی نہیں۔ اسلام نے ترقی کی محض اپنی خوبیوں کی وجہ سے۔ اسلام کے پاس دو چیزیں ایسی ہیں۔ جو دوسرے کسی مذہب کے پاس نہیں یعنی بے لاگ توحید اور بے لاگ مساوات۔ توحید کا یہ عالم ہے کہ مسلمان اپنے بزرگوں کے فوٹو کے بھی روادار نہیں۔ کلمہ طیبہ کا اہم جزو لا الٰہ الا اللہ ہے۔ یعنی کوئی معبود نہیں صرف ایک خدا۔ اور مساوات کا یہ عالم ہے۔ کہ ایک کہلانے والا چوہڑا اور چمار صرف کلمہ پڑھ لینے سے مسلمان کا بھائی بن جاتا ہے۔ وہ ایک اچھے سے اچھے مسلمان کے پہلو بہ پہلو کھڑا ہو کر نہ صرف نماز ہی پڑھ سکتا ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ بیٹھ کر ایک برتن میں کھانا بھی کھا سکتا ہے۔ نہ صرف یہی اگر وہ اپنی روحانی و تمدنی حالت کو بہتر بنا سکے۔ تو کسی اچھے سے اچھے مسلمان کو اس سے رشتہ ناطہ کرنے سے بھی دریغ نہیں اور یہ بات سوائے اسلام کے اور کسی مذہب میں نہیں پاؤ گے

وہ کیا کر رہے ہیں

راجپوتانہ میں گورو کل چتوڑ کے نام سے آریوں کی ایک درسگاہ ہے۔ پچھلے دنوں اخباروں میں یہ خبر چھپی۔ کہ اس گورو کل کی مالی حالت کچھ کمزور ہے اس پر ایک ہی شخص ڈاکٹر امر سنگھ نے ایک لاکھ روپیہ دے دیا۔ اور ایسے ہی بابو شگن چندر ٹیاگی ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ ریلوے آفس جے پور نے بارہ ہزار روپے اس گورو کل کے لئے دیئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ آریہ سماج کو اپنی درسگاہوں سے کتنا انس ہے۔ گورو کل آریہ اپدیشک (مبلغ) پیدا کرتے ہیں۔ اور کسی قوم کی زندگی اس کے پریس اور مبلغوں کی جد و جہد کو بہت چاہتی ہے اس کے مقابلہ میں مسلمان کیا کر رہے ہیں۔ اسے مسلمانوں سے بڑھکر اور کون زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔

آنکھیں کھول کر پڑھو

۱۳ و ۱۴ فروری کو آریہ سماج کا ایک بڑا جلسہ اوگیر (دکن) میں زیر صدارت پنڈت دنائک راؤ ہوا۔ انہوں نے اپنی صدارتی تقریر میں کہا۔ کہ سب سے پہلے ۱۸۷۵ء میں سوامی دیانند نے آریہ سماج کی بنیاد بمبئی میں ڈالی۔ آج ہندوستان میں تین ہزار سے زائد آریہ سماجیں قائم ہیں..... اس وقت ہندوستان بھر میں آریہ سماج کے بارہ کالج ہیں۔ دو سو دو ہائی و مڈل سکول۔ ۲۶۱ پرائمری سکول اور تقریباً ۷۰۰ گرلز سکول۔ ۳۵۰ گورو کل اور تین کنیا گورو کل ہیں۔ سنگیت پاٹھ شالیں۔ کتبخانے۔ یتیم خانے وغیرہ اس کے علاوہ ہیں۔ ان سب پر آریہ سماج پچیس لاکھ سالانہ سے زائد خرچ کر رہا ہے۔" ضرورت ہے کہ مسلمان ان اعداد و شمار کو آنکھیں کھول کر پڑھیں۔ "اسلام ایک چوٹی کا تبلیغی مذہب ہے۔ اور ہم اس کے لئے کیا کوششیں کر رہے ہیں۔ اسے ہم لوگوں سے بڑھ کر اور کون زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔ یہ دنیا جد و جہد کی ہے۔ جو قوم بھی جد و جہد سے کام لے گی۔ یقیناً میدان اس کے ہاتھ میں رہے گا۔ مضائقہ نہیں۔ خواہ وہ کوئی ہو۔ ہاں یہ امر واقعہ ہے۔ کہ اس میدان میں کامیاب ہونے کے لئے مسلمانوں کے پاس زیادہ ذرائع ہیں۔ کیونکہ اسلام بوڑھے۔ جوان امیر اور غریب سے یکساں اپیل کر سکتا ہے۔ اور یہ بات کسی دوسرے مذہب کو حاصل نہیں۔ دیگر تبلیغی مذہب تو اسلام کے خوشہ چین ہیں۔ مگر یہ ذرائع تبھی کام دے سکتے ہیں۔ اگر ہم ان سے کام لیں۔

آریہ سماج کی توجہ کیلئے

جیسا کہ اوپر ذکر کیا جا چکا ہے۔ آریہ سماج اپنے اداروں کو چلانے کے لئے پچیس لاکھ روپیہ سالانہ خرچ کر رہی ہے۔ مگر یہ بات سمجھ سے باہر ہے۔ کہ آج تک آریہ سماج کسی بھی وید کا مکمل ترجمہ نہیں کر سکی اور خصوصاً اردو زبان میں۔ ایک طرف آریہ سماج کا یہ دعویٰ کہ وید بنی نوع انسان کے لئے ہیں۔ اور پھر ان کے تراجم سے یہ گریز ایک اچنبھہ نہیں تو اور کیا ہے۔ جب آریہ سماج غیر آریوں کو وید کے دھرم کی دعوت دیتا ہے۔ تو ان لوگوں کے اس مطالبہ کا آریہ سماج کے پاس کیا جواب ہے۔ کہ جس وید کی طرف آپ ہمیں بلا رہے ہیں۔ ذرا دیکھئے ہم اسے پڑھ کر تو دیکھیں۔ ویدوں کے تراجم سے آریہ سماج کی یہ پہلو تہی لوگوں کی جس طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اسے آریہ سماجیوں سے بڑھ کر اور کون زیادہ بہتر سمجھ سکتا ہے۔ اور ایسی حالت میں آریہ سماج کا ویدوں کو ویدوں کی طرف بلانا کہاں تک زیب دے سکتا ہے۔

گاندھی جی اور چھوت چھات

پنڈت نہرو کی لڑکی کی شادی ایک پارسی جنٹلمین سے ہو رہی ہے۔ اور کئی ہندوؤں نے گاندھی جی کو لکھا ہے۔ کہ یہ شادی غیر قوم میں ہے۔ اسے روک دیا جائے۔ اس پر گاندھی جی نے ایک طویل مضمون لکھا ہے۔ جس کے اخیر پر آپ فرماتے ہیں۔ کہ وہ (معترض) غصے کو مٹا کر آئندہ ایسی شادی کو اشیرواد دیں۔ ان کے خطوط ان کی بے خبری عدم رواداری اور تعصب پر مبنی ہیں۔ اور یہ چھوت چھات کی ایک قسم ہے۔ اور یہ اس لحاظ سے زیادہ خطرناک ہے۔" اسی چھوت چھات کا بہترین علاج اسلام میں ہے۔ جہاں کوئی اچھوت نہیں۔ اس لئے اگر جناب گاندھی جی ہندوستان سے واقعی چھوت چھات کی لعنت کو دور کرنا چاہتے ہیں۔ تو انہیں اپنے پیروؤں یا ہم خیالوں کو صاف الفاظ میں یہ کہہ دینا چاہیئے۔ کہ وہ اس معاملہ میں اسلام کی شرن لیں جہاں کوئی اچھوت نہیں۔ اور جس کی تعلیم یہ ہے۔ اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ یعنی تم میں سے وہی زیادہ معزز ہے۔ جو زیادہ نیک ہے۔

آریہ سماج اور حیدرآباد

آریوں کے سوامی ستوشتر انند حیدرآباد کے دورہ کی روئیداد قسط جو یکم مارچ کے پرکاش میں شائع ہوئی ہے۔ میں لکھتے ہیں کہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"گلبرگہ ضلع میں اس وقت ۱۹ آریہ سماجیں ہیں۔ اور پنڈت ستیادیو اپدیشک کام کرتے ہیں۔ اور گلبرگہ میں مندر کے لئے ایک مکان بھی خریدا گیا ہے۔" ایک ہی ضلع میں ۱۹ آریہ سماجوں کا ہونا اور پھر اس ضلع کے لئے ایک الگ اپدیشک (مبلغ) کا متعین ہونا یہ اس بات کی صریح دلیل ہے۔ کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماج کو اپنی تبلیغ کی پوری پوری آزادی ہے۔ پھر آریہ سماج کا اس ریاست کے برخلاف شور مچانا یہ کفرانِ نعمت نہیں تو اور کیا ہے۔

مشکلات

کاغذ کی ایک فرم نے شروع دسمبر میں مجھے لکھا۔ کہ آپ اپنا لائسنس بھیج دیں۔ ہم آپ کو اخیر دسمبر تک کاغذ دے دیں گے۔ دسمبر چھوڑ مارچ بھی گذر رہا ہے۔ کئی یاددہانیاں کرائی گئیں۔ مگر کوئی شنوائی نہیں۔ اسلئے اخبار نور کو پہلے بجائے سولہ صفحہ کے بارہ صفحوں کا کرنا پڑا۔ اب بارہ کی بجائے مجبوراً آٹھ صفحے کرنے پڑے۔ دوست دعا کریں۔ کہ خداوند تعالیٰ یہ مشکلات جلد سے جلد دور کردے۔ جونہی یہ مشکل حل ہوئی۔ نور کا حجم فوراً ہی بڑھا دیا جائے گا۔ کاغذ کی قیمت پہلے سے قریباً آٹھ گنا زیادہ ہوچکی ہے۔ پھر مصیبت یہ کہ اس پر بھی نہیں ملتا۔

پائیوریا کا بہترین نسخہ

پائیوریا دانتوں کی ایک خطرناک بیماری ہے۔ جس سے دانتوں سے خون اور پیپ آتی ہے۔ اور اس کے نتیجہ میں تمام بدنی نظام بگڑ جاتا ہے۔ معدہ اور انتڑیاں کمزور ہوجاتی ہیں۔ اور اس سے انسان خطرناک بیماریوں کا شکار ہوجاتا ہے۔ لہذا اس بیماری سے کبھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ نسخہ درج ذیل ہے:۔

پھٹکڑی بریاں ۳ ماشہ۔ طوطیا بریاں ۳ ماشہ۔ تباشیر ۳ ماشہ مستگی ۳ ماشہ۔ کتھہ سفید ۳ ماشہ۔ کہربا شمعی ۳ ماشہ۔ ان سب کو کوٹ چھانٹ کر سفوف بنائیں۔ اور صبح و شام دانتوں اور مسوڑھوں پر ہلکے ہلکے ملیں۔ نیز پھٹکڑی ایک تولہ کو چالیس تولہ پانی میں حل کرکے غرارے کریں۔ بہترین چیز ہے۔

دیال باغ کا کارنامہ

دیال باغ (آگرہ) میں رادھا سوامی مت کی ایک شاخ کا مرکز ہے۔ رادھا سوامی مت کے اصول کیا ہیں۔ اس کے متعلق میں نور کے کسی آئندہ ایشو میں روشنی ڈالوں گا۔ اس وقت یہ دکھلانا مطلوب ہے، کہ دیال باغ کے مٹھی بھر لوگ اسی وقت اسی لاکھ روپیہ سالانہ مالیت کی اشیاء ساخت کر رہے ہیں۔ اور ہندوستانی صنعت و حرفت میں ایک نمایاں جگہ لے رہے ہیں۔ یہ ایک ایسا شاندار ریکارڈ ہے جس پر دیال باغ بجا فخر کرسکتا ہے۔ ہندوستان میں اس وقت جس قدر صنعت و حرفت کی ضرورت ہے۔ وہ کسی وضاحت کی محتاج نہیں۔ اس سے نہ صرف یہی کہ ہم اپنی ملکی ضروریات کو ہی پورا کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے بھائیوں کے لئے بھی روزگار مہیا کرتے ہیں۔ اور یہ دونوں چیزیں جس قدر اہمیت رکھتی ہیں۔ وہ اظہر من الشمس۔

رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے تاریخی احکام

مکہ معظمہ میں پہلا خطبہ، مدینہ منورہ میں آخری خطبہ

انسانیت عامہ اپنے سب سے بڑے محسن اور اس آخری زمانہ کے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو چھوڑ کر دنیا کی خرابیوں کے جال سے نہیں نکل سکتی۔ رہنما کے بغیر انسان زندگی کا عام سفر طے نہیں کر سکتا۔ انسانوں کی بڑی آبادی آج تک صحیح رہنمائی سے محروم ہے۔ یہی اسکی ہلاکت ہے۔ مسلمانوں پر فرض ہے۔ کہ وہ ملٹن۔ نیوٹن۔ گوئٹے کارل مارکس۔ روسو اور لینن کے شاگردوں کو محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام سنائیں۔ لیکن دوسروں کو پیغام سنانے سے پہلے یہ ضروری ہے۔ کہ امت کا ہر فرد از سر نو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک فرمان کو یاد کرے۔ یاد رکھے۔ خود سُنے۔ دوسروں کو سنائے۔ آپ سیکھے۔ اوروں کو سکھائے۔ یہاں تک کہ ہر زبان پر "کلمۃ اللہ ھی العلیا" کا نعرہ ہو۔ خدا کا نام بلند ہوجائے۔ خدا کے بندے ارجمند ہوجائیں۔ تمام تفرقے ایک خدا کے نام پر مٹ جائیں۔ اور شیطان اپنی اسکیموں میں ناکام ہوجائے۔ قدرت کے قوانین پھر بحال ہوجائیں۔ روسی اور کسروی دور کی جہالت کا خاتمہ ہوجائے۔ ظلم کا امکان جاتا رہے۔ اور خدا کا حکم ہر سمت جاری و ساری نظر آئے۔ آج اسی سلسلہ میں دل کی بھرپور عقیدت کے ساتھ رسالتمآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو فرمان ہدیۂ مومنین ہیں۔

پیغمبر اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلا اہم خطبہ

سردار دو عالم حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے مقام منیٰ (مکہ معظمہ) میں اہل عرب کے بھرے اجتماع میں جو پہلا تبلیغی خطبہ دیا تھا اس کا ترجمہ بنظر دعوت و تبلیغ یہاں درج کیا جاتا ہے۔

"میں تمہاری دنیا میں خدا کا رسول ہوں (خدا کا نمائندہ پیغمبر اور پیغمبر ہوں) میں تم کو اس کا حکم کرتا ہوں۔ کہ تم خدا کے سوا کسی کی اطاعت اور پرستش نہ کرو۔ اور احکام الٰہی کے اجراء میں میرے ساتھ ہو۔"

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری اہم خطبہ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حجۃ البلاغ کے موقعہ پر میدان عرفات میں ایک لاکھ سے زیادہ مسلمانوں کی موجودگی میں آخری حج کے زمانہ میں جو اہم خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ وہ اسلامی تاریخ میں یادگار حیثیت رکھتا ہے۔ اور اپنے احکام کے اعتبار سے بیحد اہم ہے۔ خطبۂ نبوی کے خاص خاص حصوں کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

"اے افراد نسل انسانی! میں جو کچھ کہنے والا ہوں۔ اس کو غور سے سنو۔ شاید یہ میری آخری ملاقات ہو۔ لوگو! تمہارے خون اور تمہارے مال آپس میں ایک دوسرے پر حرام ہیں۔ ہمیشہ کے لئے جیسا کہ آجکل کے دن اور یہ مہینہ حرمت کا ہے۔ اس میں ذرا شک نہیں۔ کہ تم اپنے پروردگار کے دربار میں حاضر ہوگے۔ اور تم کو اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا۔

میں تمام باتیں تم کو بتا چکا ہوں۔ اب جس شخص کے پاس کسی کی امانت ہو۔ وہ اس کو ادا کردے۔ کوئی شخص کسی قرضدار سے اپنے اصل مال کے علاوہ سود نہ لے۔ کیونکہ سود کو ختم کردیا گیا ہے۔ اور خدا نے اس کا فیصلہ کردیا ہے۔ زمانۂ جاہلیت کے جتنے خون ہیں۔ سب نظر انداز کردیئے گئے۔ جاہلیت کے خون معاف کرنے کی میں ابتدا کرتا ہوں۔

اے انسانو! تمہارے علاقہ میں شیطان اپنی پرستش کئے جانے سے مایوس ہوچکا ہے۔ مگر معمولی معمولی باتوں پر وہ مطمئن ہوگیا ہے۔ جن کو تم کبیرہ گناہوں میں شمار نہ کروگے۔ اب تم کو لازم ہے۔ کہ شیطان سے اپنے مذہب کی حفاظت کرو۔ اے لوگو! تمہاری عورتوں پر تمہارا حق ہے۔ اور تمہاری عورتوں کا بھی تم پر حق ہے۔ عورتوں کے ساتھ بھلائی کرو۔ وہ تمہاری مددگار ہیں۔ اے لوگو! میرے ان احکام کو اچھی طرح ذہن نشین کرلو۔ میں تمہارے درمیان ایک چیز چھوڑ چلا ہوں۔ اگر مضبوطی سے اس پر قائم رہے۔ تو کبھی گمراہ نہ ہوگے۔ یہ اللہ کی کتاب (قرآن) اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کا قانون سُنّت ہے۔"

خطبۂ نبوی کے یہ اہم ٹکڑے جواہر پاروں کی صورت میں ہر مسلمان کے سامنے ہیں۔ خوش قسمت ہیں وہ انسان جو ان میں ہر لفظ کو اپنا دستور بنائیں۔ اور ان کو اپنی زندگی کا قانون سمجھیں۔ (ندائے حرم)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت قرآن مجید پر عمل کرنے کے متعلق ہے۔ لیکن کیا آج مسلمان قرآن پر عمل کر رہے ہیں۔

گلدستہ

(۱) آپ اچھے اصول پر چلیں۔ مگر اس خیال سے نہیں۔ کہ لوگ آپ کو "یہ تو بہت ہی اچھا آدمی ہے"۔ کہیں بلکہ اگر لوگ آپ کو اس کے برعکس بھی کہیں۔ تو آپ کو اپنی فضیلت منوانے کے لئے صفائی پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ بشرطیکہ آپ کا رستہ واقعی صاف ہو۔ (۲) کیا آجکل کے انسانوں میں ہے؟:۔ گائے جیسی انکساری۔ کتے جیسی وفاداری۔ چیونٹی جیسی کفایت شعاری۔ کوئل جیسا اتفاق۔ کبوتر جیسا پاک (۳) کیا آجکل کے انسانوں میں نہیں؟ بلی جیسا انصاف۔ طوطے جیسا علم۔ کتوں جیسا نفاق۔ شجر بے ثمر جیسی سخاوت۔ مور جیسی خود پسندی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چیدہ خبریں!

لنڈن۔ واشنگٹن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مزید ۶ کروڑ ۵۰ لاکھ ڈالر جنگی تعمیرات کے لئے محفوظ کئے گئے ہیں۔ ان سے سات مختلف ریاستوں میں ۸ جنگی فیکٹریاں اور ۳ دوسری فیکٹریاں تیار کی جائیں گی۔ اس وقت تک کل ۲۰ کروڑ ڈالر تعمیرات کے لئے محفوظ کئے جا چکے ہیں۔

لاہور۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور نے ایک حکم کے ذریعہ پبلک کو انتباہ کیا ہے۔ کہ گندم کا ہر ایسا اسٹاک جو ۲۰ من سے زیادہ ہوگا۔ اور جس کی اطلاع سٹاکسٹ نے حکام کو نہ دی ہوگی قبضہ میں لے لیا جائے گا۔ اور اسکی قیمت متعلقہ سٹاکسٹ کو صرف ۱۰ روپے من کے حساب سے دی جائیگی۔ ایسے سٹاکوں کی اطلاع دینے والے مخبروں کو ایک روپیہ من کے حساب سے انعام دیا جائے گا۔ بشرطیکہ وہ سٹاک برآمد کرا دیں۔

لنڈن۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گذشتہ چھ ہفتوں سے برطانیہ کا جنگی خرچ روزانہ ایک کروڑ ۵۴ لاکھ پونڈ کے حساب سے ہو رہا ہے۔

نئی دہلی۔ ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند نے ہندوستانی مردوں اور عورتوں کے نام ذیل کا پیغام جاری کیا ہے:۔ آئندہ چند ہفتوں کے دوران میں آپ کو دعوت دی جائے گی۔ کہ آپ جنگی خدمات کے لئے اپنے آپ کو بھرتی کرائیں۔ جس سرزمین پر ہم رہتے ہیں۔ اسے خطرہ درپیش ہے۔ یہ ہر شخص کے لئے کام کرنے کی اپیل ہے۔ اپنی صفوں کو باندھ لو۔ اور ظالم کے مقابلہ میں شانہ بشانہ کھڑے ہو جاؤ۔ ہندوستان کے بہادر سپاہی دنیا کے بہت سے حصوں میں مادر وطن کی حفاظت کے لئے لڑتے رہے ہیں۔ اور لڑ رہے ہیں۔ آج ہم میں سے ہر ایک شخص سپاہی بن سکتا ہے۔ چھپے ہوئے غداروں کی جڑیں اکھیڑ دو۔ آج ملک کا ڈیفنس بہتر بناؤ۔ اور کل فتح کی طرف جاؤ۔ مجھے آپ کی ہمت پر پورا یقین ہے۔

لنڈن۔ ماسکو ریڈیو نے قاہرہ کی ایک اطلاع کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ روسی حکومت نے جرمنی کو ۱۰ کے قریب جنگی جہاز دئے ہیں۔

لنڈن۔ آج ہاؤس آف کامنز میں بتایا گیا۔ کہ ہندوستان میں اطالوی قیدیوں کی تعداد قریباً ۶۵ ہزار ہے۔ ان قیدیوں سے سڑکوں کی تعمیر۔ پارچہ بافی۔ جوتہ پٹریوں کی تعمیر۔ سبزیوں کی کاشت اور انسداد ملیریا کا کام لیا جا رہا ہے۔

لنڈن۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے۔ کہ ہانگ کانگ میں پچاس برطانی افسروں کو ہاتھ پاؤں باندھ کر سنگینوں سے ہلاک کر دیا گیا۔ جاپانیوں نے فروری کے آخر میں یہ بتایا تھا۔ کہ ہانگ کانگ میں ۵۰۷۲ برطانوی ۱۶۸۹ کینیڈین اور ۳۸۲۹ ہندوستانی جنگی قیدی ہیں

لنڈن۔ سرکاری طور پر بیان کیا گیا ہے۔ کہ سال رواں میں برطانیہ کی مالی ضروریات کا اندازہ ۱۶ ارب ۳۷ کروڑ ۵۰ لاکھ روپیہ ہے۔

کلکتہ۔ محکمہ حفاظت کے وزیر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کلکتہ کو جبری طور پر خالی نہیں کیا جائے گا۔ ہاں ایسے لوگوں کو جنہیں شہر میں کوئی ضروری کام نہیں۔ مشورہ دیا جاتا ہے۔ کہ اگر وہ شہر سے باہر چلے جائیں۔ تو بہتر ہے۔

لنڈن۔ ڈچ وزیر اعظم نے ریڈیو پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہم اپنے بیڑے کو ترتیب دے رہے ہیں۔ ۱۹۴۳ء میں جب ہمیں سمندر اور ہوا میں برتری حاصل ہو جائیگی۔ تو ہم جاپان پر حملہ کر دیں گے۔ اس وقت جاوا میں جاپانیوں کے خلاف ہماری لڑائی بے فائدہ تھی۔ یہ ایک بھاری شکست ہے۔ مگر ہمارے حوصلے مضبوط ہیں۔

لاہور۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ پنجاب کے بعض حلقوں میں یہ افواہ ہے۔ کہ حکومت زمینداروں کے کھیتوں سے گندم کی نئی فصل پر قبضہ کر لینا چاہتی ہے۔ یہ افواہ قطعاً بے بنیاد ہے۔ گورنمنٹ اس قسم کی مداخلت کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔

مارچ کی رعایت!

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا۔ امرت دھارا اوشدھالیہ کی ادویات میں اب مارچ والی رعایت نہیں کی جا سکتی ہے۔ ہاں سب ادویات میں تھوڑی تھوڑی رعایت ہمیشہ کے واسطے کر دی ہے۔ اور رعایتی قیمتوں پر ہی اب ادویات جاری ہیں۔ جنہوں نے رعایتی قیمتوں کا نقشہ نہ منگوایا ہو۔ وہ منگوا سکتے ہیں۔ کتابیں چونکہ پہلے کی ہی چھپی ہیں۔ اور آج کل کاغذ مہنگا قیمت کا کاغذ لینا نہیں پڑا ہے۔ اسواسطے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ

یکم سے ۳۱ مارچ تک

کوی و نود وید بھوشن پنڈت **بھاکردت شرما وید** کی تصنیف کردہ ہر انسان کے پڑھنے لائق صحت و تندرستی کے اصول سکھلانے والی طبی کتب میں **نصف قیمت** کی رعایت کر دی جاوے!

جیسے جیسے ختم ہو کر یہ کتب نئی چھپنی ہونگی۔ پھر تو بعض اصل قیمت میں بھی دینی مشکل ہو جاویں گی۔ جو کتب اپنے واسطے آپ ضروری سمجھتے ہیں۔ جلدی آرڈر دے کر منگوا لیں۔ فہرست میں قیمتیں پوری ہی درج ہیں۔ ان سے آدھی لی جاویں گی۔ جن کے پاس فہرست کتب نہیں ہے۔ وہ فوراً منگوا لیں!! بیس روپیہ یا اس سے زیادہ کی کتب منگوانے پر جو نصف دس روپیہ یا زیادہ کی ہوں گی۔ محصول ڈاک و پیکنگ نہیں لیا جاوے گا۔

المشتہر **منیجر دیش اوپکارک بکڈپو** ۷۴۔ امرت دھارا بھون۔ امرت دھارا روڈ۔ امرت دھارا ڈاک خانہ لاہور۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نور اینڈ سنز کی تیر بہدف و شہرۂ آفاق ادویہ

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند غبار۔ پڑ بال۔ ناخونہ۔ گوہا نجنی۔ رتوند۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ غرضیکہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے۔

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں نے آپکا موتی سرمہ استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

بلاشبہ کمزوری اور ضعیفی سے بڑھ کر دنیا میں اور کوئی مصیبت نہیں اس سے نجات حاصل کرنے کے لئے آپ آج سے ہی اکسیر البدن رجسٹرڈ کا استعمال شروع کردیں۔ کیونکہ دل میں نئی امنگ۔ اعضاء میں نئی ترنگ دماغ میں نئی جولانی پیدا کرنا۔ کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور نامرد کو مرد اور مرد کو جوانمرد بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب کوٹ رحمت خاں

سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میرے جسم میں جسقدر خطرناک عوارض تھے۔ مثلاً فالج۔ لپسی کا درد۔ پیشاب کا جلن سے آنا۔ اکسیر البدن کے ذریعہ ان سب کو آرام آگیا۔ آپ جس دیانتداری سے ادویات تیار کرتے ہیں۔ اسکی اللہ تعالیٰ آپکو جزائے خیر دے۔ آپکی ادویات کی تعریف جو اخباروں میں درج ہے۔ ان کے اثرات اس تعریف سے بے انتہا بلند ہیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے

اکسیر البدن کے علاوہ اسمیں حسب ذیل اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ کستوری۔ عنبر۔ یوہمبین وغیرہ۔ اس کے فوائد کے کیا کہنے یہ ایک ہی لاثانی دوا ہے اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونکدی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے۔ ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہو جانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضلہ تعالیٰ آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے (عہ۲۰) محصولڈاک علاوہ

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد خانصاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ ضلع کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر پینتالیس (عہ۴۵) سال سے متجاوز ہو چکی تھی۔ اور جس کو کمزوری قریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ اور دوران استعمال میں حیرت انگیز تبدیلی اسکے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی۔ یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اسکی صحت ایسی ہوگئی۔ جیسے اٹھارہ (عہ۱۸) سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے"۔ اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمائیے

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لیکر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے۔ سفر میں اسکی ایک شیشی کا آپکے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے۔ کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ لپسی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ غرق النفا کے درد۔ معدہ کے درد۔ جگر کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے اکسیر ہے۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم سے جاں بلب مریض کو شفا ہوگئی

جناب مسٹر خلیل الرحمن صاحب اپر ایر آبزرویٹری آگرہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ "میں نے تریاق اعظم نامی دوا آپ سے منگوائی۔ میں اسکی جسقدر بھی تعریف کروں کم ہے۔ یہ تریاق ہر ایک بال بچے والے گھر میں ہونا نہایت ضروری ہے۔ میرے پڑوس میں ایک جاں بلب مریض کو اس تریاق سے فوراً شفا ہوگئی۔ اور ایسی مثالیں بیشمار ہیں۔ جن میں آڑے وقت میں یہ تریاق اعظم تیر بہدف ثابت ہوئی۔ آپ نے ایسی دوا ایجاد کرکے مخلوق خدا پر بڑا احسان کیا ہے۔ اگر اسے زندگی کا رہبر کہا جائے۔ تو بجا ہے۔ ایک شیشی کلاں جلد بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیں"۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے۔ اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس نامراد مرض سے سابقہ پڑا ہو ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو۔ زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے۔ قیمت تین روپے محصولڈاک علاوہ۔

تین شیشی اور بھیجئے

جناب بابو محمد سالم اکبر صاحب ہیڈ کلرک احمدپور نواب گنج سے تحریر فرماتے ہیں۔ کہ "میں نے اپنے ایک دوست کے لئے پہلے بھی اکسیر بواسیر نامی دوائی آپ سے منگوائی تھی۔ جس سے وہ دوست ایک سال تک بہت اچھے رہے۔ ان کو دیکھ کر اب اور مریضوں نے بھی خواہش ظاہر کی ہے۔ لہذا بدیں خط ہذا تین شیشی اکسیر بواسیر اور بذریعہ وی۔ پی بھیجکر شکریہ کا موقعہ دیجئے"۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے اس لئے اسکا نام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اکسیر بچگان" رکھا گیا۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضلع ہو جاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے۔ اور پھر بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے۔ ایک شیشی کی قیمت صرف دو روپے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

ہیلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی اس کا استعمال شروع کر دیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط اور بدبو دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت ۲ دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے۔ ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ ہے۔ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں ہر وقت اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ کام کرنے کو جی نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ہو۔ ان کے لئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کے لئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے آپ کو بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک جس میں پندرہ تولہ دوا ہے۔ قیمت پانچ روپے محصول ڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپچارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا قے۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم۔ اسہال۔ ریاح۔ کھانسی۔ دمہ وغیرہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ جالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دینے۔ کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے محصول ڈاک علاوہ

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے۔ پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے۔ تو سمجھو۔ کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ ورنہ یہ امر مسلمہ ہے۔ کہ قبض سب بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو۔ تو تمام معدہ متعفن ہو جاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑ ہے ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو۔ کہ صحت کا بیمہ ہے۔ قیمت ایک سو گولی دو روپے محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے خرچ کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اسکی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہے۔ یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دینگی۔ قیمت ڈیڑھ صد گولی دو روپے محصول ڈاک علاوہ

سند یافتہ ڈاکٹر کی رائے کہ یہ گولیاں تیر بہدف ہیں

جناب ڈاکٹر گوہر الدین صاحب سول ہسپتال منجان اپنے برما سے تحریر فرماتے ہیں کہ "تین سو گولی کا پہلے آرڈر دے چکا ہوں۔ پانچ سو گولی کا اور آرڈر دیتا ہوں۔ فوراً روانہ کیجئے واقعی یہ گولیاں افیون چھڑانے کیلئے تیر بہدف ثابت ہوئی اور ان کے ذریعہ افیون باسانی چھٹ سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اس ایجاد کیلئے جزائے خیر دے"

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہوتی ہے۔ مگر مرض دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ کیونکہ یہ ایسا نامراد مرض ہے۔ کہ اسکی وجہ سے نہ اٹھتے نہ بیٹھتے نہ سوتے نہ جاگتے نہ چلتے نہ پھرتے حتیٰ کہ مریض کو کسی پہلو بھی چین نہیں آتا۔ اگر دمہ کے بیمار کو زندہ درگور کہا جائے۔ تو صحیح ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ہر انسان کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے سالہا سال کی محنت شاقہ اور وسیع تجربہ کے بعد اکسیر دمہ نامی دوا تیار کی ہے۔ جو زیادہ سے زیادہ دو ہفتہ میں خدا کے کرم سے اس ظالم مرض سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت صرف تین روپے محصول ڈاک علاوہ۔

جناب ملک شیر محمد خاں صاحب رئیس کوٹ رحمت خاں

سے تحریر فرماتے ہیں کہ "سالانہ جلسہ پر جو آپ سے اکسیر دمہ۔ اکسیر البدن اور اکسیر اکبر لایا۔ استعمال کیں۔ حیران رہ جاتا ہوں۔ اور خیال پر خیال آتا ہے۔ کہ یہ نسخے آپ نے کہاں سے حاصل کئے۔ اگر کبھی اور بیمار کروں تو خلق بھی سربسجود ہو جائے۔ بلاشبہ آپکی ادویہ سے بجھتی ہوئی شمع پھر طاقت سے روشن ہو جاتی ہے ان کی خوبیاں صرف استعمال سے ظاہر ہو سکتی ہیں۔ الفاظ میں کیسے بیان ہوں۔ آپ کی محنت اور کوشش پر بے ساختہ جزاکم اللہ احسن الجزاء کہنے کو جی چاہتا ہے۔ ان بے نظیر فوائد کے سامنے قیمت کی کوئی حقیقت نہیں"

اکسیر جریان

اس نامراد مرض سے بڑھ کر اور کوئی خطرناک روگ نہیں۔ یہ اندر ہی اندر گھن کی طرح انسانی صحت کا ستیاناس کر دیتا ہے۔ سر میں درد طبیعت سرد۔ چہرہ زرد۔ ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے۔ دل اکتایا ہوا۔ بھوک مری ہوئی عرضیکہ یہ نامراد بیماری انسان کو زندہ درگور بنا دیتی ہے۔ ہم نے سالہا سال کے تجربہ کے بعد اس موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے ایک مجرب نسخہ ایجاد کیا ہے۔ اگر اسکی قیمت دس روپے بھی رکھی جاتی۔ تو بھی تھوڑی تھی۔ مگر محض پبلک کی ہمدردی کی خاطر اسکی قیمت صرف تین روپے رکھی جاتی ہے۔ محصول ڈاک علاوہ

بتیس سالہ احتلام اور سستی جاتی رہی

جناب مہدی خاں صاحب گھمال ڈاکخانہ ڈلوال ضلع جہلم سے لکھتے ہیں کہ "جو جناب سے دوا اکسیر جریان منگوائی تھی۔ اس سے اس حد تک فائدہ ہوا کہ بتیس سال کے امراض احتلام۔ جریان۔ سستی وغیرہ سب جاتی رہی۔ اللہ تعالیٰ اس ایجاد کے لئے آپ کو جزائے خیر دے"

مچھر پروف

جب رات کو انسان میٹھی نیند سو رہا ہو۔ تو اس وقت مچھروں کے کاٹنے سے ملیریا بخار جیسا موذی روگ جو انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ لگ جاتا ہے۔ ہم نے ایک ایسا تیل ایجاد کیا ہے۔ جس کی خوشبو سے مچھر اس طرح بھاگتا ہے۔ جس طرح لاحول سے شیطان۔ اس کے چند قطرے بدن پر مل لیجئے۔ اور بے کھٹکے میٹھی نیند آرام کیجئے دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ قیمت ایکر دو پیہ چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت ایک شیشی اکٹھ آنے محصول ڈاک علاوہ

تریاق درد گردہ۔ درد گردہ بہت ہی تکلیف دہ بیماری ہے اسکی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت صرف دو روپے محصول ڈاک علاوہ

تمام ادویات کے ملنے کا پتہ:۔ منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

زیر اہتمام شیخ غلام حیدر پرنٹر پبلشر مطبوعہ نور پریس قادیان ضلع گورداسپور